REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ خطبہ نمبر ۲۹
روزنامہ
۲۲ صفر ۱۳۸۲ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۱/۱۶ ۲۵ وفا ۱۳۴۱ھش ۲۵ جولائی ۱۹۶۲ء نمبر ۱۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ

نخلہ ۲۳ جولائی ۱۹۶۲ء

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہم نے بارہا دوستوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں

جو لوگ بکثرت میرے پاس آکر یہاں نہیں رہتے۔ انہوں نے صحیح معنوں میں اس سلسلہ کی قدر نہیں کی

"دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے۔ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں ان کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان امور سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے۔ اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ البتہ ٹانگ میں درد ہے اور چلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر کی روانگی

ربوہ ۲۴ جولائی۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے کل مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۲ء کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہوئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کے بعد نہایت پرخلوص طور پر آپ کو الوداع کہا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے اجتماعی دعا کرائی۔ مکرم مولوی صاحب موصوف ۲۸ جولائی کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں اور آپ کو بیش از بیش خدمت اسلام کی توفیق ملے۔ آمین

شکریہ احباب

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو آجکل لاہور میں زیر علاج ہیں کے نام بہت سے احباب کی طرف سے بیمار پرسی کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ محترم شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ بوجہ علالت سر دست ان دوستوں کی خدمت میں جوابی خطوط تحریر کرنا ممکن نہیں ہے تاہم میں سب احباب کا اخبار کے ذریعہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ احباب جماعت محترم شاہ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مبلغ سیرالیون مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

ربوہ ۲۴ جولائی۔ مبلغ سیرالیون مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے مغربی افریقہ میں چھ سال سے زائد عرصہ تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج مورخہ ۲۴ جولائی بروز منگل شام کو چناب ایکسپریس سے معہ اہل و عیال ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقت مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نوجوانانِ جماعت سے ایک اہم خطاب

احیائے دین کیلئے تمہیں اپنے دلوں میں ایک نیا جوش اور نیا عزم پیدا کرنا چاہیئے

دوسروں کی اصلاح اور تربیت کیلئے یہ ضروری ہے کہ پہلے تم اپنا نیک نمونہ پیش کرو

فرمودہ ۲۱ اپریل ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اپریل ۱۹۵۱ء میں ایک چودہ روزہ تربیتی کلاس ربوہ میں جاری کی گئی تھی۔ جس میں بیرونی مجالس کے کئی خدام نے بھی شمولیت کی۔ یہ کلاس ۷ اپریل سے ۲۱ اپریل تک جاری رہی۔ اس کے اختتام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ کرم خدام کو اپنے خطاب سے نوازا۔ اور انہیں قیمتی ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور کے یہ ارشادات ابھی تک شائع نہیں ہوئے تھے۔ اب خاکسار زودنویس ان ارشادات کو اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج چودہ دن کے اجتماع کے بعد جو خدام باہر سے آئے تھے ان کے فارغ ہونے کا وقت آگیا ہے۔ میرے پاؤں میں چونکہ درد ہے اور جمعہ پڑھانے کے بعد تکلیف زیادہ ہوگئی ہے۔ اس لئے میں کھڑے ہونے کی بجائے بیٹھے بیٹھے ہی چند باتیں بیان کرتا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو چیز دل سے نکلتی ہے

وہی دوسروں پر اثر کرتی ہے۔ اور اسی چیز کا نام تبلیغ اور تعلیم و تربیت ہے۔ دنیا میں ہزاروں کتابیں ہوتے ہوئے بھی انسان اپنے اصل مقام سے پھر جاتا ہے۔ اور ایسی غلطیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ وہ صحیح راستہ اختیار نہیں کرتا۔ ورنہ صداقتیں ابتدائے عالم سے ہی موجود ہیں۔ پچھلے خطبوں میں میں یہ مضمون بیان کرتا آیا ہوں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسی ترکیب اور "گُر" بتائیے جس سے محبتِ الٰہی پیدا ہو۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ دنیا میں ہر شخص جانتا ہے کہ ماں باپ سے کیسے محبت کی جاتی ہے۔ اولاد اور بہن بھائیوں سے کیسے محبت کی جاتی ہے۔ اور اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کے لئے کونسی نئی چیز پیدا ہوگئی ہے۔ جس کے لئے لوگ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ جن ذرائع سے ماں باپ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ انہی ذرائع سے خدا تعالیٰ کی محبت بھی پیدا ہوتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے کونسا گُر تلاش کرنے کی ضرورت ہے

بعض نوجوانوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ ہاتھوں میں کاپیاں لئے پھرتے ہیں۔ اور جب مجھ سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس کاپی پر کوئی نصیحت لکھ دیں۔ سب اوقات میں لکھ بھی دیتا ہوں۔ لیکن

میں سوچتا ہوں

کہ جب انہوں نے قرآن کریم سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ امت محمدیہ کے اولیاء اور صوفیاء سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ میری کتابوں سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اسی طرح سلسلہ کے علماء کی کتابوں سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو میری کوئی نصیحت انہیں کیا فائدہ دے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بعض لوگ آتے اور کہتے کہ آپ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیں۔ آپ فرمایا کرتے کہ تم نے

پہلے معجزوں سے کیا فائدہ اٹھایا

کہ ایک اور معجزہ کے طالب ہو۔ بے شک کسی چیز کی وقتی طور پر ضرورت پیش آجاتی ہے۔ لیکن نہ حقائق میں سے کوئی نئی چیز نہیں۔ کیا کوئی ایسا وقت آیا ہے۔ جب ظلم کو بُرا نہ سمجھا جاتا ہو۔ یا کیا کوئی ایسا وقت آیا ہے جب جھوٹ کو بُرا نہ سمجھا جاتا ہو۔ ہر وقت اور ہر زمانہ میں یہ حقائق موجود رہتے ہیں لیکن جب لوگوں کی توجہ ان سے کلیتہً پھر جاتی ہے۔ تو کسی

نئے مصلح اور ریفارمر

کی ضرورت ہوتی ہے۔ غرض جن صداقتوں اور حقائق کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔ وہ دنیا میں پہلے سے موجود ہیں۔ ہاں الجھنیں نئی ہو سکتی ہیں۔ مثلاً انسان شروع سے پیروں سے چلتا چلا آیا ہے۔ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ ہاں اس میں یہ الجھن پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان رستہ بھول جائے اور پوچھے کہ صحیح راستہ کونسا ہے۔ اب جہاں تک چلنے کا سوال ہے وہی پاؤں ہیں جن سے حضرت آدمؑ کے وقت سے لوگ چلتے آئے ہیں۔ جہاں تک دیکھنے کا سوال ہے وہی آنکھیں موجود ہیں۔ جن سے لوگ حضرت آدمؑ کے وقت سے دیکھتے آئے ہیں جہاں تک سوچنے کا سوال ہے وہی دماغ موجود ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے چلا آیا ہے۔ غرض

حقائق کا سوال ہے

یہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ایک ہی صورت میں چلے آتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ انسان ارادہ کرے کہ اس نے ان پر عمل کرنا ہے۔ مثلاً سچ بولنا ہے۔ اس کے متعلق یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ کیوں سچ بولنا چاہیئے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان یہ فیصلہ کرلے اس نے سچ بولنا ہے۔ پھر اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ بتایا جائے کہ دوسروں پر ظلم نہ کرو۔ اس بات پر غور و فکر کی ضرورت نہیں کہ امانت سے کام لینا چاہیئے۔ اس امر کی تحقیقات کی ضرورت نہیں۔ کہ چوری نہیں کرنی چاہیئے مگر

ارادہ کی ضرورت ہے

پس جہاں تک ظلم نہ کرنے۔ دیانت سے کام لینے سچ بولنے اور چوری نہ کرنے کا سوال ہے ان کا حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہی فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان صداقتوں کے لئے حضرت موسےٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ یہ صداقتیں شروع سے ایک ہی چلی آتی ہیں۔ حضرت

لوگوں کی تربیت کیلئے

ان کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تاکہ لوگ اپنا نیک نمونہ پیش کریں لوگ ان کے نمونہ کی وجہ سے دنیا میں ایک نئی حرکت۔ نیا جوش اور نیا عزم پیدا ہو جائے۔ اور لوگ ان صداقتوں پر عمل کرنے لگ جائیں۔ مثلاً سچ کی تعلیم ہے۔ یہ تعلیم حضرت داؤدؑ۔ حضرت یحییٰؑ۔ حضرت موسےٰؑ۔ حضرت عیسےٰؑ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام دوسرے انبیاءؑ نے دی ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد امت کے دوسرے بزرگوں نے بھی سچ کی تعلیم دی ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ اس کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ان کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ

لوگوں کے سامنے پیش کریں

کہ سچ بولا جاسکتا ہے۔ تا اس سے لوگوں کے اندر حرکت پیدا ہو۔ اور وہ اس تعلیم پر عمل کرنے لگ جائیں ورنہ سچ وہی تھا۔ جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں تھا کوئی نئی چیز نئی تھی۔

پس اصل چیز یہی ہے کہ اپنے اندر ایک جوش اور عزم پیدا کیا جائے۔

وعظ و نصیحت

جتنی زیادہ ہوتی ہے وہ انسان پر بوجھ ہوتی چلی جاتی ہے،

قرآن کریم کے ایک چھوٹی سی کتاب ہونے میں بھی حکمت تھی کہ لوگ اسے بار بار پڑھیں اور عمل کریں۔ اسے بوجھ سمجھکر اس کی طرف سے توجہ نہ ہٹا لیں۔ اگر یہ بڑی کتاب ہوتی۔ تو لوگ اسے دیکھکر گھبرا جاتے اور چاہتے کہ کسی طرح اس کا خلاصہ نکال لیا جائے کیونکہ بڑی کتابوں کو کوئی نہیں پڑھتا۔ اور جسا کوئی پڑھے گا نہیں۔ تو وہ عمل کیسے کریگا۔ میرے خطبوں کو ہی لے لو۔ انہیں اگر جمع کیا جائے تو کئی جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔ لیکن لوگ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ سوائے اس کے کہ انہیں سن لیا یا اخبار میں پڑھ لیا۔ یہ نہیں کہ بعد میں بھی انہیں پڑھ کر ان سے فائدہ اٹھائیں پس کسی چیز کی طوالت فائدہ نہیں دیتی بلکہ عزم فائدہ دیتا ہے تم لوگوں نے یہاں آکر تعلیم حاصل کی ہے اگر تم غور کرو تو چھوٹی چھوٹی باتوں کے علاوہ جن اصولی باتوں کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے وہ گھر میں موجود ہیں یہاں آکر ان باتوں کو سیکھنے کا یہی فائدہ ہے کہ انسان دوسرے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھتا ہے ان سے ملتا جلتا ہے جس سے دل میں

ایک نیا جوش اور نیا عزم

پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ بھی فرماتا ہے کونوا مع الصادقین۔ اسی طرح کہا جاتا ہے ؎

صحبت صالح ترا صالح کنند
صحبت طالح ترا طالح کنند

انسان جب کسی دوسرے کی صحبت میں بیٹھتا ہے تو اس کے اندر نیکی کا جوش پیدا ہو جاتا ہے تم بھی ایک نیا جوش اور نیا عزم لیکر یہاں سے جاؤ۔ اور واپس جا کر اسے دوسرے لوگوں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ مجھے

بچپن کا ایک واقعہ یاد ہے

میں نے ہوائی بندوق خریدی اور ہم چند بچے اکٹھے ہو کر باہر شکار کو نکلے بچوں کے لئے ہوائی بندوق رائفل سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔ ہوائی بندوق سے دو چار گز کے فاصلہ سے ہی شکار کیا جا سکتا ہے زیادہ فاصلہ سے شکار نہیں کیا جا سکتا قادیان میں چونکہ اور بندوقیں بھی تھیں اور لوگ بالعموم شکار کے لئے باہر جاتے تھے اس لئے جانور قریب پہنچنے سے پہلے اڑ جاتا تھا اور دور سے فائر کرنا مفید نہیں تھا۔ اس لئے ہم چاہتے تھے کہ کچھ فاختائیں چھاتی تان کر درخت پر بیٹھی رہیں اور ہم قریب پہنچ کر انہیں شکار کر لیں۔

چنانچہ ہم دیہات کی طرف نکل گئے ہمارے ارد گرد بچے جمع ہو گئے۔ ہر ایک بچہ یہ کہتا تھا کہ تم ہمارے گاؤں چلو وہاں ایک ایک درخت پر ۲۔ ۲۰۔ ۲۰ فاختائیں بیٹھی ہیں۔ آخر کار ان میں سے ایک لڑکا راہنما بن کر جوش سے ہمارے آگے چل پڑا اور کہا یہ بندوق شکار مار بھی لیتی ہے ہم نے کہا ہاں مار لیتی ہے۔ برات کی شکل میں ہم اس کے گاؤں جا نکلے اس لڑکے کی ماں باہر نکلی سکھ مرد تو گوشت کھا لیتے ہیں لیکن سکھ عورتیں ہندوؤں کی طرح گوشت استعمال نہیں کرتیں۔ اس نے اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم جیو ہتیا کرتے ہو۔ اور مسلمانوں کو ساتھ لے آئے ہو۔ اس پر وہی لڑکا جو ہمیں اصرار کر کے ساتھ لایا تھا سب سے زیادہ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور وہ ناچنے لگا اور کہنے لگا۔ تم کیوں جیو ہتیا کرتے ہو اور یہاں شکار مارنے کیوں آتے ہو۔ میں حیران تھا۔ کہ کیا ہوا یہ لڑکا ہمیں خود ساتھ لایا ہے اور یہاں آکر اس طرح آنکھیں نکالنے لگا

اس کی وجہ یہی تھی

کہ دوسرے کو دیکھکر ان میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ لڑکا شکار کو برا نہیں سمجھتا تھا اور جیو ہتیا کو نہیں جانتا تھا۔ لیکن جب ماں نے کہا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم جیو ہتیا کرتے ہو۔ تو یہ سن کر جھٹ اس کے اندر جوش پیدا ہو گیا۔ اور وہ ہمیں گھورنے لگا۔ پس حقیقت یہی ہے کہ آپس میں ملنے جلنے سے انسان کے اندر جوش اور عزم پیدا ہوتا ہے اور انسان اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ پس آپ اپنی اپنی جگہوں پر واپس جا کر

اپنا نیک نمونہ پیش کریں

لوگوں کے سامنے نئی روح اور نئی زندگی پیش کریں۔ اور دو چار دس آدمیوں میں وہی جوش اور وہی عزم پیدا کر دیں۔ جو آپ نے چند دن یہاں رہ کر اپنے اندر پیدا کیا ہے۔ پھر وہ لوگ دوسروں کے پاس جائیں اور ان کے اندر جوش اور عزم پیدا کریں۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ کل کا آوارہ تھا۔ ربوہ میں چند دن تربیت حاصل کرنے کے بعد واپس آیا ہے تو اس نے آوارگی چھوڑ دی ہے وہ دین کی خدمت کر رہا ہے۔ اور خدمت خلق میں مشغول ہے تو پانچ سات آدمی ضرور اس کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ پس اگر تم نے ان چند دنوں سے فائدہ اٹھایا اور یہ روح اپنے اندر پیدا کر لی تو اچھی بات ہے اور تم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ لیکن اگر تم نے صرف کلاس میں اسباق کے نوٹ لئے ہیں۔ تو یہ دن تم نے ضائع کئے۔ اس سے زیادہ باتیں قرآن کریم تورات انجیل۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میری کتب۔ حضرت خلیفہ اول کی کتب اور علماء سلسلہ کی کتب میں موجود تھیں۔ اور یہ کام تم گھر بیٹھکر کر سکتے تھے۔ صرف میری کتابوں میں بھی اتنا مصالحہ موجود ہے کہ اس کے سامنے ہر نوٹ تمہیں حقیر نظر آئینگے لیکن اگر تم نے ان چند دنوں کی صحبت سے فائدہ اٹھا لیا۔ تو یہ چیز تمہارے کام آئے گی۔ خلوت میں اگر کتابیں پڑھی جائیں تو بسا اوقات مشوش دماغ ان سے کچھ حاصل نہیں کرتا۔ لیکن دوسروں کے ساتھ بیٹھکر جو باتیں سنی جائیں۔ وہ مفید ہو جاتی ہیں۔ پس آج میں صرف اتنی نصیحت کرتا ہوں کہ

تم عمل کی طرف توجہ دو

باہر سے جو رپورٹیں آتی ہیں۔ ان میں بتانا چاہئے کہ خدام کی کیا حالت ہے۔ لیکن جو عہدیدار یہ لکھتا ہے کہ کوئی شخص ہماری بات نہیں مانتا میں اسے پاگل سمجھتا ہوں ہر ایک شخص کے کان ہیں پھر وہ تمہاری بات کیوں نہیں سنتا۔ گاندھی جی کھڑے ہوئے تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے اور یہ محض اس لئے تھا کہ انہوں نے اپنا نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کیا۔ تم بھی اپنا نمونہ پیش کرو لوگ تمہاری بات ماننے لگ جائیں گے۔ یہ کہنا کہ لوگ ہماری بات نہیں سنتے انانیت اور ریاکاری ہے۔ بدظنی ہوتی ہے اور اس شخص سے زیادہ ذلیل اور قوم کا دشمن اور کوئی نہیں ہوتا جو یہ کہتا ہے کہ کوئی شخص میری بات نہیں مانتا وہ یا تو اعلیٰ درجہ کا متکبر ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرے سوا اور کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اور یا وہ اپنے سوا کسی کو نیک نہیں سمجھتا۔ اگر کسی کو دس آدمیوں کی موجودگی میں اپنی تعریف کرانی مقصود ہو تو ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان دس آدمیوں سے افضل ثابت کرے۔ اور اس کے لئے اسے کام کرنا پڑیگا

کسی کی برائی اور

زندگی کا یہی ثبوت ہوتا ہے

کہ وہ باقیوں کو کمتر دکھا دے۔ لیکن جو لوگ اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور کام کرنا نہیں چاہتے وہ اپنے آپ کو اونچا کرنے کی بجائے باقیوں کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ برا طریق ہے اس سے بچنا چاہئے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ نوجوانوں کی سستی اور غفلت سے مرکز کو مطلع نہ کیا جائے۔ ایسا ضرور کریں۔ لیکن ایسی بات لکھتے وقت یہ دیکھ لینا چاہئے کہ کہیں یہ بات اپنے آپ کو بڑھانے اور دوسروں کو ذلیل کرنے کے لئے تو نہیں۔ پس ماننے والے موجود ہیں۔ سننے والے موجود ہیں بشرطیکہ کوئی منوانے والا اور سنانے والا ہو۔ ہٹلر کو دیکھ لو کہ وہ کس طرح اپنی قوم کو ساتھ لے کر نکلا

انسان کے اندر روح ہونی چاہئے

اسے پر امید ہونا چاہئے۔ اور اچھا نمونہ دکھانا چاہئے۔ لوگ خود بخود تمہاری بات مانیں گے۔ سنیں گے۔ اور اس پر عمل کریں گے لوگ قربانی کرنے سے ڈرتے ہیں۔ تم قربانی پیش کر کے ان کا ڈر اتار دو۔ مگر مرکز کو واقف کرنے کے لئے مفصل اطلاع دو۔ مثلاً کسی جگہ دس خدام ہیں اور ان میں سے آٹھ خدام نماز نہیں پڑھتے تو تم کہو کہ صرف دو آدمی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آتے ہیں۔ اس سے مرکز خود نتیجہ نکال لے گا۔ کہ باقی آٹھ خدام نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں آتے اور مرکز انہیں

خدا دیکھتا ہے

لیکن تم خدا تعالےٰ اور بنی نوع انسان کے سامنے کسی دوسرے پر الزام نہیں لگاؤ گے ــ تم یہ لکھو ...

مومن اور بخل

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مومن کبھی بھی بخل سے کام نہیں لیتا۔ اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو بھی نعمت حاصل ہو۔ اسکو وہ دوسروں تک پہنچانے میں ایک لذت محسوس کرتا ہے۔

احمدیت اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی ایک خاص نعمت ہے۔ اور دنیا کے تمام لوگوں کے لئے امن اور سلامتی کا پیغام ہے۔ اسے دوسروں تک پہنچانے کا ایک طریق الفضل کی توسیع اشاعت بھی ہے۔

اٹھئے اور ہمت کیجئے

(مینیجر الفضل)

تو مرکز کو تحریر کرو کہ فلاں شخص چندہ نہیں دیتا یہ مت لکھو کہ کوئی چندہ نہیں دیتا یہ چیز تکبر اور بے ایمانی پر دلالت کرتی ہے تم یہ لکھو کہ فلاں نے چندہ نہیں دیا میں اس کے پاس فلاں وقت گیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ مالی مشکلات میں ہے میں پھر کسی وقت جاؤں گا اور اسے اس طرف توجہ دلاؤں گا۔ پس

تم امید کبھی ختم نہ کرو

نہ ذہن سے نہ زبان سے اور نہ قلم سے کیونکہ جس وقت تم امید ختم کرو گے اس وقت واقعہ میں ان کے اندر اور خود اپنے اندر تم موت پیدا کر لو گے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من قال هلك القوم فهو اهلكهم

جو شخص کہتا ہے کہ لوگ مر گئے وہ قوم کا دشمن ہے اور وہ ایسا کہہ کر اپنی قوم کی موت کا باعث بنتا ہے پس تم کبھی بھی ایسی بات زبان پر نہ لاؤ۔ جب کوئی شخص ایسی بات زبان پر لاتا ہے اور کہتا ہے کہ لوگ مر گئے تو تم سمجھ لو کہ وہ غلطی پر ہے تم اسے اس بات سے روکو اور بجائے اس کے کہ تم اس کی تصدیق کرو کہ میرا بھی یہی تجربہ ہے تم یہ کہو کہ بعض مشکلات ہوتی ہیں اور کمزوریاں بھی پائی جاتی ہیں ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم ناامید ہو جائیں۔

ہمارا کام یہ ہے

کہ ہم انہیں اٹھائیں اور سمجھائیں اگر کوئی گونگا ہے تو اسے اشارے سے سکھائیں جاہل ہے تو اسے علم سکھائیں دوسرے پر فتویٰ نہیں لگانا چاہیئے بلکہ خود کام کرنا چاہیئے جب کسی کو برا کہہ دیا جاتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ چلو میں برا ہوں تو برا ہی سہی پس تم میرا بیان کردہ طریق اختیار کرو اور یہ مت کہو کہ فلاں کام نہیں کرتا اور اس کی اصلاح سے مایوس مت ہو جاؤ میں نتیجہ نکالنے سے منع کرتا ہوں واقعات بیان کرنے سے منع نہیں کرتا۔ واقعات بیان کرنا نہایت ضروری چیز ہے لیکن یہ مت کہو کہ لوگ ایسے ہو گئے ہیں اگر ایک شخص نے جھوٹ بولا ہے تو یہ مت کہو کہ سب جھوٹ بولتے ہیں بلکہ یہ کہو کہ فلاں نے جھوٹ بولا ہے ہم سچ بولنے کی اہمیت کو جانتے ہیں اس لئے ہم اسے سمجھائیں گے کہ وہ جھوٹ نہ بولے یا ایک شخص نے خیانت کی ہو تو یہ مت کہو کہ سب خائن ہو گئے بلکہ یہ کہو کہ ایک شخص نے خیانت کی ہے ہم سب مل کر اس کی اصلاح کی کوشش کریں گے میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب کوئی کہتا ہے کہ لوگ مر گئے ہیں یا لوگ خائن ہو گئے ہیں تو اس میں بہت حد تک جھوٹ ہوتا ہے اور پھر یہ بے اعتدالی کی بھی علامت ہوتی ہے کہ یا تو انسان ایک ہی جھاڑو سے سب کو گندے گڑھے میں ڈال دیتا ہے اور یا پھر سب کو عرش پر پہنچا دیتا ہے اگر وہ کوئی تقریر کرے اور لوگ سبحان اللہ کہہ دیں تو وہ خوشی سے باہر نکلتا ہے اور کہتا ہے سب لوگ اچھے ہیں لیکن اگر کوئی اس پر اعتراض کر دے تو کہہ دیتا ہے کہ سب لوگ خراب ہیں پس جس خادم سے کوئی غلطی سرزد ہو تم اس کی

اصلاح کرنے کی کوشش کرو

اور مرکز کو اطلاع دو لیکن یہ نہ کرو کہ لکھ دو سب خراب ہیں وہ ہماری بات نہیں سنتے یہ لغو طریق ہے اسے اختیار نہیں کرنا چاہیئے پرانے لوگوں نے لطیفے کے طور پر بیان کیا ہے کہ ایک نائی تھا وہ عموماً درباریوں کی حجامت بنایا کرتا تھا کسی درباری نے خوش ہو کر اسے پانچ سو اشرفیاں دیدیں جب اسے اس قدر نقدی ملی تو بجائے اسکے کہ وہ اسے کہیں سنبھال کر رکھے وہ اسے اپنے ساتھ اٹھائے پھرتا تھا وہ امراء کی حجامتیں بنانے جاتا تو تھیلی ساتھ اٹھا لیتا آہستہ آہستہ یہ ایک مذاق بن گیا کوئی پوچھتا یہ کیا ہے تو وہ کہتا یہ پانچ سو اشرفیاں ہیں ایک دن ایک امیر نے اس سے پوچھا بتاؤ شہر کا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ کیا حال پوچھتے ہیں جناب دھن برستا ہے اور کوئی کمبخت ایسا نہیں ہوگا جس کے پاس پانچ سو اشرفیاں بھی نہ ہوں چونکہ وہ عموماً امراء کے پاس جایا کرتا تھا اس لئے نہ زیادہ احتیاط نہیں کرتا تھا ایک دن مذاقاً بعض

امراء نے مشورہ کیا

کہ اس کی تھیلی اٹھا لو چنانچہ وہ تھیلی اٹھا لی گئی دوسرے دن جب وہ حجامت بنانے آیا تو اس کا رنگ اڑا ہوا تھا وہ بول نہیں سکتا تھا کسی شخص نے اس سے دریافت کیا بتاؤ میاں آج شہر کا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ شہر کا کیا حال سارا شہر بھوکا مر رہا ہے اس امیر نے اپنے نوکر سے کہا تھیلی اٹھا لاؤ اور وہ تھیلی نائی کو دیکر کہنے لگا میاں تم تھیلی لے لو لیکن شہر کو بھوکا نہ مارو یہ کتنی گندی ذہنیت ہے الی اللسان یا تو سوئنگ ایدم سب کو ساکر ریمارکس دے دیتا ہے اور یا پھر سب کو عرش پر بٹھا دیتا ہے میرے ساتھ ہر روز یہی ہوتا ہے کئی لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سارے لوگ ایسے ہیں میں کہتا ہوں کوئی مثال دو پھر وہ کہتے ہیں کہ سب تو ایسے نہیں جب میں پھر دہراتا ہوں کہ کوئی مثال دو تو یہ تعداد اور کم ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ ایک آدمی رہ جاتا ہے غرض یہ طریق غلط ہے

تم اپنی اصلاح کرو

اور دوسروں کی بھی اصلاح کرو اور یہ نہ کہو کہ سب بُرے ہیں یا لوگ ہماری بات نہیں سنتے یہ بگاڑنے کا طریق ہے اصلاح کرنے کا طریق نہیں اگر دس خدام ہیں اور وہ تمام کے تمام نمازیں شامل نہیں ہوتے تو ہو سکتا ہے کہ ان میں سے آٹھ کے پاس کوئی حقیقی معذوری ہو جس کی وجہ سے وہ مسجد میں نہیں آ سکتے پس تمہیں اس طریق کو ترک کرنا چاہیئے اور مرکز میں سچی رپورٹیں بھجوانی چاہئیں تنظیم کے معنے ہی یہ ہیں کہ آپ لوگ مرکز سے وابستہ ہوں اگر آپ مرکز سے وابستہ نہیں تو کوئی تنظیم حقیقی تنظیم نہیں کہلا سکتی۔

سیکرٹریان اصلاح وارشاد کے فرائض

مئی ۶۲ء سے نئے عہدے دار منتخب ہو رہے ہیں سیکرٹریان اصلاح اصلاح وارشاد کے فرائض ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں تاکہ ان کے مطابق ہر جماعت میں کارروائی فرمائی جائے یہ فرائض مجلس مشاورت کے منظور شدہ ہیں۔

۱۔ سیکرٹریان صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں دینی مسائل مثلاً مسائل متعلقہ نماز، روزہ۔ زکوٰۃ حج، بیع وشرا یعنی دین وغیرہ کے سکھانے کا انتظام کریں

۲۔ سیکرٹریان صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں دینی مسائل مثلاً مسائل متعلقہ نماز، روزہ، زکوٰۃ حج، بیع وشرا۔ یعنی دین وغیرہ کے سکھانے کا انتظام کریں۔

۳۔ سیکرٹری صاحبان یہ انتظام کریں کہ احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور سلسلہ کی دوسری تصنیفات سے واقفیت پیدا کریں ایسا انتظام مقامی حالات کے تحت خواہ درس کی صورت پر ہو یا منتخب مضامین پر لیکچروں کی صورت میں یا کوئی اور مناسب صورت اختیار کی جائے۔

۴۔ سیکرٹری صاحبان اپنی جماعتوں کے ناخواندہ احباب کی تعلیم کا مناسب انتظام کریں خصوصاً یہ انتظام کریں کہ لوکل جماعت کا کوئی لڑکا یا لڑکی ناخواندہ نہ رہے ایسے انتظام کی تفصیل لوکل حالات کے ماتحت طے ہو سکتی ہے کہ باقاعدہ درس گاہیں یا نائٹ سکول کھولے جائیں یا کوئی پرائیویٹ طریق ہو۔

۵۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ اگر انتظام ہو سکے تو حدیث شریف کے مطالعہ کی طرف بھی جماعت کے احباب کو متوجہ رکھیں اور اس کا مناسب انتظام رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

مجالس خدام الاحمدیہ اور تشخیص بجٹ

تمام مجالس کو بجٹ کی تشخیص کے لئے فارم اور ہدایات دفتر مرکزیہ کی طرف سے بھجوائی جا چکی ہیں اگر کسی مجلس کو فارم اور ہدایات نہ ملے ہوں تو انشاء اللہ تعالےٰ دوبارہ بھجوا دیئے جائیں گے۔

مجالس سے التماس ہے کہ تشخیص بجٹ کے کام کو اولین اہمیت دیں اور فوراً شروع کر دیں اور جو ہدایات بھجوائی گئیں ہیں بجٹ تیار کرتے وقت ان کی پوری پوری پابندی کریں۔

قائدین اضلاع وعلاقہ بھی اپنے اپنے حلقہ میں تشخیص بجٹ کے کام کی نگرانی کریں کہ وقت کے اندر اندر ختم ہو جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

جملہ مجالس خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۱۹، ۲۰، ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۶۲ بروز جمعہ، ہفتہ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا جملہ مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شریک ہوں۔ اس سلسلہ میں تفصیلات عنقریب شائع کی جائیں گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب جماعت سے ایک ضروری اپیل

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں زیادہ سے زیادہ طلباء داخل کرانیکی کوشش فرماویں

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعلیم الاسلام کالج آپ کا قابل فخر قومی ادارہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ملک کے ممتاز ترین تعلیمی اداروں میں شمار ہوتا ہے۔ اس ادارہ کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں دنیاوی تعلیم کیساتھ ساتھ طلباء کی روحانی اور دینی تربیت کا بھی پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے تاکہ طالب علم جب تعلیم سے فارغ ہو کر عملی زندگی میں داخل ہو تو وہ نہ صرف دنیاوی تعلیم سے مزین ہو بلکہ دینی تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ وپیراستہ ہو اور ملک وملت کیلئے ایک مفید اور نافع وجود ثابت ہو۔

موجودہ دور میں کہ مادی فلسفہ اور سائنسی ترقیات کا دور ہے ہمارے نوجوانوں میں مادیت کی ایک رو سی چل نکلی ہے جو نہ صرف ہماری قوم اور ملت کے لئے بلکہ وسیع تر حلقہ میں عالم انسانیت کیلئے مسموم ثابت ہو رہی ہے۔ اس زہریلی ہوا کی روک تھام اور یورپی مادیت کے روز افزوں رجحانات کے دفاع کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کر دینے کی ضرورت کا احساس ہر فرض شناس اور ملک وملت سے محبت رکھنے والے دل میں پیدا ہو رہا ہے اسی احساس کے پیش نظر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ادارہ کا قیام فرمایا تھا اور صراحت فرمائی تھی کہ:۔

"یورپ کے فلسفہ کی اسوقت اسلام کے ساتھ عظیم الشان جنگ ہو رہی ہے اس فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں کہیں روح کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں کہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کر کے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے کہ وہ کالج جس میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے اس کالج میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں جو دین کو سیکھنے اور اس پر غور کرنیوالے ہوں مگر ایسے مواقع قادیان سے باہر ہندوستان میں کسی کالج میں میسر نہیں آسکتے بلکہ ہندوستان کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو"۔ (ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی منقول از الفضل [illegible])

چنانچہ ہمیں فخر ہے کہ ہم نے اپنے امام ایدہ اللہ الودود کی ان توقعات کو پورا کرنیکی ہر ممکن سعی کی ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس میں برکت بھی ڈالی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارا یہ ادارہ جہاں دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے سائنسی اور غیر سائنسی علوم کی تدریس میں ملک کے درجہ اول کے تعلیمی اداروں کی صف میں کھڑا ہے وہاں ہمارے فارغ التحصیل طلباء دینی لحاظ سے بھی قابل رشک خصوصیات کے مالک ہوتے ہیں۔

ایف اے، ایف ایس سی میں تقریباً تمام مضامین کی تدریس کا مکمل انتظام موجود ہے۔ اسی طرح نئے کورس کے مطابق بی اے، بی ایس سی کے طلباء کیلئے فزکس، کیمسٹری، پولیٹیکل سائنس، تاریخ، اکنامکس، فلسفہ، ریاضی، عربی اور فارسی میں خدا کے فضل سے آنرز کی کلاسیں بھی جاری ہیں۔ امسال امید ہے کہ بی ایس سی، زوآلوجی اور باٹنی کی کلاسیں بھی انشاء اللہ العزیز جاری ہو جائیں گی۔ ان کے علاوہ ایم اے عربی کی کلاسیں بھی نئے تعلیمی سال سے شروع ہو رہی ہیں، ایم ایس سی کیمسٹری کلاس کے اجراء کیلئے بھی کوشش جاری ہے۔

اب آپ خود اندازہ فرما سکتے ہیں کہ یہاں کی تعلیمی ترقی کہاں تک آپکے لئے اپنے اندر کشش رکھتی ہے۔ تعلیم الاسلام کالج کی تعلیمی فضا کو تعصب اور تنگ نظری سے پاک رکھا جاتا ہے۔ اور ہر طالب علم خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو اس ادارہ میں داخل ہو سکتا ہے کیونکہ ہمارا نصب العین وسیع تر قومی مفادات کی نگرانی ہے۔ جنبہ داری اور فرقہ پروری نہیں! ہم ہر ممکن کوشش سے طلباء کو صحیح اور مثالی تعلیمی ماحول میں پنپنے اور بڑھنے کا موقع دیتے ہیں چنانچہ جناب نور عادل سیکرٹری محکمہ تعلیم حکومت مغربی پاکستان جب ایک ذاتی دورہ پر یہاں تشریف لائے تو کالج کی تعلیمی فضا سے بہت متاثر ہوئے اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بلاشبہ آپ کا یہ تعلیمی ادارہ اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہے کہ اسے وہ ماحول میسر ہے جسے ہم صحیح معنوں میں تعلیمی ماحول کہتے ہیں۔ یہاں دھیان بٹانے اور توجہ ہٹانے والی بے مقصد قسم کی غیر علمی مصروفیات ناپید ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس خالص تعلیمی ماحول میں حصول تعلیم اور کردار سازی کے نقطۂ نگاہ سے آپ کو یہاں ایک بھرپور زندگی بسر کرنے کا زریں موقع حاصل ہے۔ اور آپ لوگ سیرت وکردار کے یکساں سانچوں میں ڈھلتے ہوئے نظر آتے ہیں"۔

ان چند معروضات کے ساتھ ملتمس ہوں کہ قارئین کرام ملک وقوم کے اس حقیر خادم ادارہ کی بہبودی اور ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرماویں اور زیادہ سے زیادہ طلباء کو اس ادارہ میں داخل کرانے کیلئے کوشاں ہو کر اس قومی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹائیں تاکہ ہم اپنی قوم اور اپنے ملک کی بیش از پیش خدمت کر سکیں ——— اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ والسلام

(خاکسار مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

قافلہ قادیان کیلئے حکومت کو ماہ جون میں درخواست بھجوا دی گئی تھی

خواہشمند احباب میرے دفتر میں جلد درخواستیں بھجوا دیں

——— (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ) ———

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے قافلہ کے لئے حکومت مغربی پاکستان کے ذریعہ میرے دفتر کی طرف سے درخواست بھجوا دی گئی ہے۔ امسال قادیان کا مذہبی روحانی اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء کو ہوگا۔ اور قافلہ کی روانگی (بشرط منظوری) انشاء اللہ، ۱۷ دسمبر کو لاہور سے ہوگی۔ اور واپسی از قادیان انشاء اللہ ۲۲ دسمبر کو ہوگی۔ احباب کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

جو دوست قافلہ میں شامل ہونا چاہیں وہ میرے دفتر سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں۔ مندرجہ ذیل شرائط جو بہر حال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

(۱) صرف ایسے دوست درخواست بھجوائیں جنکے پاس باقاعدہ منظور شدہ پاسپورٹ موجود ہو جو ہندوستان کے سفر کے لئے کام آسکے۔ نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانیکا ارادہ بھی رکھتے ہوں۔ اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کو پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

(۲) ہر درخواست پر صدر مقامی جماعت یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے

(۳) گورنمنٹ کے ملازمین کے لئے ضروری ہے کہ اپنے محکمہ کے افسر سے تحریری اجازت نامہ حاصل کریں

جن احباب کے پاس پاسپورٹ موجود نہیں وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کرانیکی کوشش فرمائیں تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر قادیان کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں اور جوں جوں ان کے پاسپورٹ تیار ہوتے جائیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنی درخواستیں مکمل کوائف کیساتھ بھجواتے رہیں۔ پاسپورٹ مکمل ہونے سے پہلے میرے دفتر میں درخواست بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ ۶۲/۷/۱۲

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

جماعت احمدیہ منٹگمری کے تربیتی جلسے

مورخہ ۸/۷/۶۲ کو بعد نماز عصر جماعت احمدیہ کا تربیتی جلسہ ہوا۔ اس میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے چند اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اسی روز مورخہ ۸/۷/۶۲ کو دوسرا اجلاس مسجد احمدیہ میں بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب شروع ہوا۔ مکرم ابوطالب صاحب افریقن نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ نے درثمین سے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ صدر جلسہ نے اجلاس کی غرض بیان فرمائی۔ اسکے بعد طلبہ جامعہ احمدیہ میں سے آغا سیف اللہ صاحب یوسف اور ابوطالب صاحب افریقن نے تقاریر کیں اور ابوطالب صاحب افریقن اور محمد عثمان صاحب چینی نے اپنی اپنی زبان میں بھی اظہار خیال کیا۔ ان کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے "حضرت مسیح موعودؑ کا عشق حضرت محمد مصطفٰے صلعم کے ساتھ" کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے سلائیڈز کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پیش کیں۔ اس اجلاس میں تقریباً چھ صد افراد شامل ہوئے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

دوسرے دن مورخہ ۹/۷/۶۲ بعد نماز عشاء تیسرا اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری نے کی۔ تلاوت قرآن پاک ابوطالب صاحب افریقن نے کی اور الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ راجہ نصیر احمد صاحب، عبداللطیف احمد صاحب، شفیق احمد صاحب قسیم اور محمد عثمان صاحب چینی نے تقاریر کیں اور دونوں غیر ملکی طلبہ نے حاضرین کی خواہش پر اپنی اپنی زبان میں بھی خطاب کیا۔ ان کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے "عیسائیت کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟" کے اہم موضوع پر ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔ مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے سلائیڈز کے ذریعے تبلیغ اسلام ... کے کناروں تک کے مختلف مناظر پیش کئے۔ قرآن کریم کے تراجم اور بیرونی ممالک میں ... مساجد اور مبلغین اسلام کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔

خاکسار علی محمد مسلم عفی عنہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد منٹگمری

اعلان دار القضاء

محترمہ نواب بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب مرحوم سالوی محلہ سرائے بھابڑیاں سیالکوٹ نے اطلاع دی ہے کہ ان کے خاوند موصوف فوت ہو گئے ہیں اور یہ کہ مرحوم کھاتہ ۱۴۸/... حبیب بینک میں جو رقم ۲۱۰/۲۷ جمع ہے وہ مجھے دی جائے اس پر تمام وارث رضامند ہیں ورثاء کے نام یہ ہیں:- رشیدہ بیگم اہلیہ مولوی عبدالعزیز صاحب (۲) ثریا بیگم اہلیہ سید محمد داؤد صاحب (۳) بشارت (۴) فہمیدہ بیگم (۵) بانو (۶) مبشرہ بانو (۷) مبارکہ بیگم (دختران) (۸) رفیق احمد صاحب پسر ماسٹر محمد حسین صاحب مرحوم اس پر مکرم قریشی محمد اقبال صاحب سیالکوٹ کی بھی تصدیق درج ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ... اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور نے تحریر فرمایا:-

"میں نے اپنے حلقہ اثر میں جس ضرورتمند آدمی کو صاف ستھری اور تازہ ادویات کی طرف متوجہ کیا ہے اس نے یہی رائے قائم کی ہے کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں اونچے پایہ کا ہے"

سونے کی گولیاں جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانے والی جنرل ٹانک۔ پیشاب کے امراض فاسفیٹ۔ یوریٹ، البیومن اور شکر کو دور کرتی ہیں ایک ماہ کورس ۱۴ روپے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہیں۔

مطب عجائب گھر ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (مینجر)

داخلہ شروع

طب یونانی اور ہومیوپیتھی کے لئے صرف چھ ماہ میں ریگولر یا بذریعہ ڈاک کورس میں داخلہ لیکر لیکچروں سے تعلیم اور سند حاصل کریں پراسپکٹس مفت طلب کریں۔

پرنسپل مسلم میڈیکل کالج رجسٹرڈ ۱۶ بادامی باغ لاہور

سرمہ منور (رنگ سفید)

دھند، جالا، پھولا، پڑبال، خارش چشم کے لئے آزمودہ ہے قیمت فی شیشی ۸ رتی وزن ۵۰/۲ روپے علاوہ ڈاک خرچ

دواخانہ حکیم عبد العزیز

کھوکھر منزل۔ چک چٹھہ۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

داؤد فاؤنڈیشن اوورسیز وظائف ۱۹۶۲ء

سائنس۔ میڈیسن و ٹکنالوجی کی تعلیم کے لئے جانیوالے امیدواران کیلئے مالیت تین صد تا ساڑھے چار صد ماہوار۔ انتخاب بذریعہ انٹرویو سلیکشن کمیٹی کراچی۔ پاسپورٹ، فارن ایکسچینج، پوشس، ٹیچ وغیرہ کا انتظام بذمہ امیدوار۔

فارم درخواست ۳۱/۷/۶۲ (تاریخ) تک دفتر داؤد فاؤنڈیشن کراچی سے

داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر پشاور

سی کلاس میں داخلہ کے لئے انٹرویو ۲۵/۷/۶۲ ڈے کلاس اور ایوننگ کلاس۔

اول الذکر میں فیس معافی ۱۰/- نیز وظائف بنابر قابلیت

مضامین:-
(۱) انگلش و اردو
(۲) انگلش/اردو ٹائپ رائٹنگ و اردو شارٹ ہینڈ۔
(۳) آفس روٹین وایلیمنٹس آف کامرس
(۴) شارٹ ہینڈ و بک کیپنگ واکاؤنٹس

(پ۔ٹ ۱۰/۷/۶۲)

(ناظر تعلیم ربوہ)

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵-۰۰	۷-۴۵	۶-۱۵	۹-۰۰ بھیرہ کے لئے
۲	۷-۳۰	۱۱-۳۰ دریا خان	۱۱-۰۰	۲-۰۰ جوہر آباد
۳	۱۰-۳۰	۲-۴۵	۳-۴۵	۷-۰۰ بھیرہ کیلئے
۴	۱۲-۱۵	۵-۴۵		
۵	۳-۱۵	۷-۴۵		
۶	۶-۱۵	۱۰-۳۰		

بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں (اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عمارتی لکڑی ہر قسم چیل، کیل، دیار کا بیا سٹاک آگیا ہے۔ مال انشاء اللہ تعالیٰ ... اور لائل پور کے نرخوں کے مطابق دیا جائیگا ... احباب اپنے ربوہ کے دکاندار کو خدمت کا موقع عطا فرماویں۔

چوہدری محمد لطیف

دار الرحمت نزد آرا مشین (گراسی پلاٹ) ربوہ

ہر انسان کے لئے

ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خط لکھتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینجر)

اپنی بچت

سے فائدہ اٹھایئے

افراد اور اداروں کے لئے روپیہ لگانے کا بہترین موقع

ملکی ترقی کیلئے حکومت کے جاری کردہ

نئے قرضے

حکومت پاکستان مرکزی اور صوبائی ترقی کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے دو نئے قرضے جاری کر رہی ہے

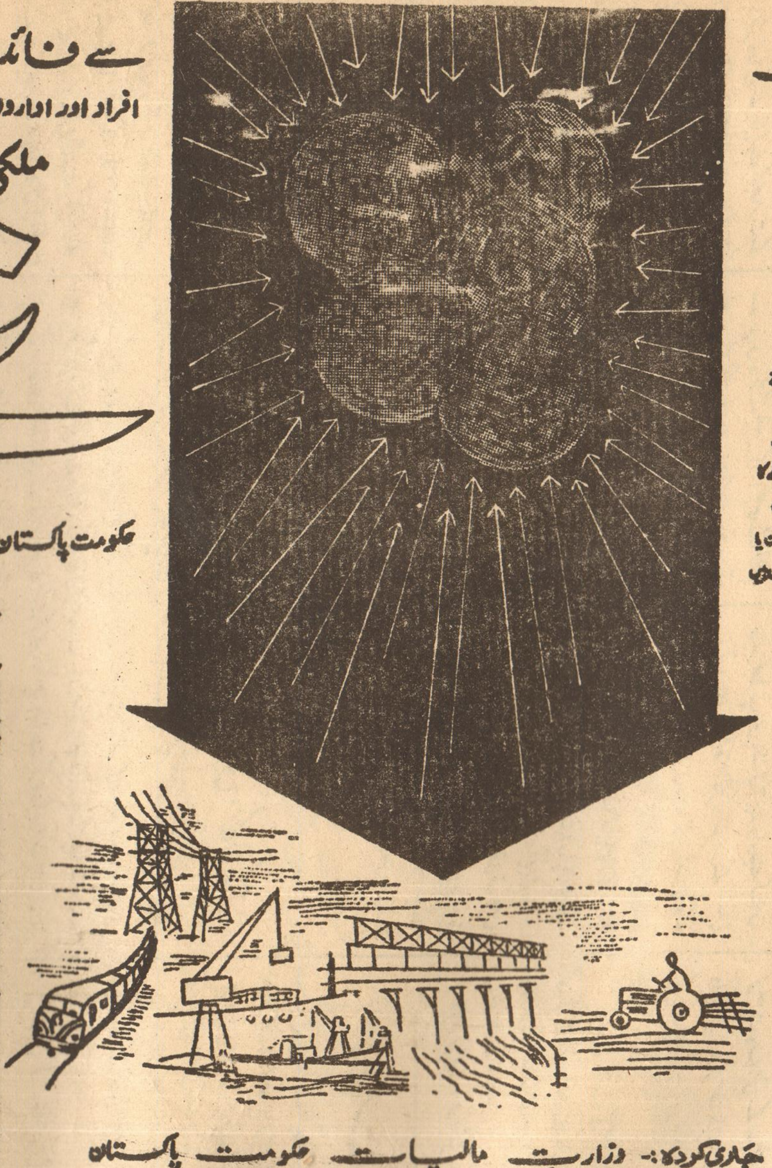

۳ ۳/۴ فیصدی قرضہ ۶۸-۱۹۶۷ء

کم مدت کا قرضہ تھوڑی رقم بچانے والوں کے لئے نہایت مفید اور موزوں ہے۔
۱۰۰ روپے کے قرضے کی قیمت اجراء مبلغ ۹۹ر۵۰ روپے
نفع ۴۸ر۳ فیصدی سالانہ
۲۸ جولائی ۱۹۶۲ء کو صرف ایک دن کے لئے جاری کیا جائے گا۔

۴ ۱/۲ فیصدی قرضہ ۱۹۸۰ء

تمام سرکاری تمسکات میں سب سے زیادہ شرح منافع
۱۰۰ روپے کے قرضے کی قیمت اجراء مبلغ ۹۹ روپے
قیمت اجراء ۹ پیسے فیصدی ہفتہ کے حساب سے تا اطلاع ثانی بڑھتی جائیگی۔
یہ قرضہ اگلے اعلان تک جاری رہے گا۔

ادائیگی بصورت نقد یا چیک یا ۳ فیصدی سرکاری قرضہ ۱۹۶۲ء کے تمسک کی صورت میں کی جا سکتی ہے۔

قرضے کی درخواستیں ۱۰۰ روپے یا سو سے تقسیم ہونے والی رقموں کے لئے ہونی چاہئیں۔

ان قرضوں کے مکمل قواعد و ضوابط، درخواستوں کے فارم تیز رقم جمع کرانے کے لئے حسب ذیل پتوں سے حاصل کریں۔
اسٹیٹ بینک آف پاکستان، نیشنل بینک آف پاکستان کی وہ شاخیں جو سرکاری خزانے کا کاروبار کرتی ہیں، خزانے اور خزانوں کی وہ شاخیں جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں نہیں ہیں

تاریخ یاد رکھئے
۲۸ر جولائی ۱۹۶۲ء

جاری کردہ:- وزارت مالیات حکومت پاکستان

D.F.P-1110 united

ہمدرد نسواں (محبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا۔ مکمل کورس ۱۹ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

لداخ میں صورت حال سنگین ہو گئی ہے۔ بھارت کو تیار رہنا چاہیئے (نہرو)

"سرحدی اقدامات میں جلد بازی سے کام نہ لیں"۔ چینی حکام سے کرشنا مینن کی درخواست

دہلی ۲۴ جولائی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل کہا کہ لداخ میں بھارتی اور چینی سرحدی دستوں میں تصادم کے بعد صورت حال سنگین ہو گئی ہے اور بھارت کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے سفارتی ذرائع سے چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اور ماؤزے تنگ پر زور دیا ہے کہ وہ سرحدی اقدامات میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ ان حلقوں نے کہا کہ مسٹر مینن کی اس خواہش کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے۔ اسی لئے چین نے سرحدی علاقہ میں بھارت کی محصور فوجی چوکی کو قبضہ میں نہیں لیا جو آج سے کچھ دن قبل گھیرے میں لے لی گئی تھی۔

پیکنگ کے اخبار پیپلز ڈیلی نے کل اپنے صفحہ اول پر جلی عنوانات کے تحت یہ خبر شائع کی کہ بھارتی فوجی دستوں نے سنکیانگ کے علاقہ میں گھس کر دو مقامات پر چینی سرحدی محافظوں پر فائرنگ کی۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت جان بوجھ کر فوجی اشتعال انگیزی میں مصروف ہے۔ بھارتی فوجی دستوں نے چپ چیپ وادی میں جو فائرنگ کی ہے اس سے ان اشتعال انگیزیوں کا پتہ چلتا ہے۔ اخبار نے مطالبہ کیا ہے کہ بھارت سرحد پر امن کی ضمانت دینے کے لئے تمام جارحانہ مقامات اور چینی علاقہ سے اپنے فوجی دستے واپس بلالے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ چین اور بھارت کا سرحدی تنازعہ صرف مذاکرات کے ذریعہ حل ہو سکتا ہے اور اس سلسلہ میں طاقت کے استعمال سے یقینی طور پر مسئلہ حل نہ ہو گا۔ اخبار میں بھارتی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان کا بیان بھی شائع ہوا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اس تنازعہ کا بھارتی رخ بھی پیش کیا گیا ہے۔ اخبار نے ترجمان کے بیان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلح حملے کا بہانہ تلاش کیا جا رہا ہے۔ سفارتی مبصروں نے کہا چینی بیان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس تصادم میں دونوں جانب کے فوجی دستوں کے جوانوں کی تعداد کتنی تھی۔ جس سے لوگوں کے لئے صحیح صورتِ حال کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ویسے اشتہا پیکنگ میں فضا بالکل معمول پر ہے۔

نیو چائنا خبر رساں ایجنسی نے کل اطلاع دی تھی کہ بھارتی فوجی دستوں نے سولہ جولائی کو ایک چینی سرحدی چوکی پر گولیاں چلائیں۔ انہوں نے گذشتہ جمعرات کو بھی ایک چینی گشتی دستے پر گولیاں چلائیں۔ ایجنسی نے بتایا کہ بھارتی فوجوں نے سنکیانگ کے علاقہ میں گھس کر یہ اقدامات کئے تھے چینی فوجوں نے جوابی فائرنگ نہیں کی۔ ایجنسی نے الزام لگایا ہے کہ گذشتہ دو ماہ کے دوران بھارتی فوجی کئی بار چینی سرحدی محافظوں پر فائرنگ کر چکے ہیں۔ ایجنسی نے کہا ہے کہ وادی چپ چیپ میں بھارتی فوجوں کی مداخلت اور فائرنگ سوچی سمجھی سکیم کے تحت کی گئی تھی۔

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ لداخ کے علاقہ میں چینی اور بھارتی دستوں کی جھڑپ کے بعد صورت حال سنگین ہو گئی ہے۔ اس لئے بھارت کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اخباری نمائندوں نے ان سے استفسار کیا کہ کیا چپ چیپ وادی میں حالیہ جھڑپ اس بات کی آئینہ دار ہے کہ چین نے بھارت سے ملحقہ مشترکہ سرحد کے متعلق اپنی پالیسی تبدیل کر لی ہے تو پنڈت نہرو نے اس کے جواب میں کہا کہ "میں اس سلسلہ میں واضح طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اتنا جانتا ہوں کہ ہمیں پوری طرح ہوشیار رہنا چاہیئے کیونکہ اس علاقہ کی صورت حال سنگین ہے۔

بھارت نے اس واقعہ کے خلاف چین سے شدید احتجاج کیا ہے۔ اس سے پہلے چینیوں نے بھارت پر یہ الزام عائد کیا تھا کہ اس کے فوجی دستوں نے چپ چیپ وادی میں چینی مورچوں پر حملہ کیا تھا۔

بھارت اور چین میں کسی بڑے مسلح تصادم کا کوئی امکان نہیں

بھارت دوسرے ملکوں کو بلیک میل کر رہا ہے۔ باخبر حلقوں کا خیال

کراچی جولائی۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ بھارتی مقبوضہ کشمیر کی سرحد پر بھارت اور چین میں کسی بڑے مسلح تصادم کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ بھارت چھوٹے چھوٹے سرحدی تصادموں کے ذریعہ مغربی ملکوں کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ کمیونسٹ چین سے برسر جنگ ہے تاکہ بھارت کو مالی امداد دیئے جانے کے بارے میں امریکی کانگریس میں جو مسودہ قانون پیش کیا جانے والا ہے اس کی منظوری کے لئے راہ ہموار ہو جائے۔

بھارت اس طرح عالمی بنک کی بھارت امداد کلب کے ملکوں کی ہمدردیاں بھی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھارت اس دھبے کو دھونے کی بھی کوشش کر رہا ہے جو گوا پر زبردستی قبضہ اور مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لئے پاکستان سے مذاکرات شروع کرنے سے انکار کے نتیجہ میں اس کے دامن پر لگا ہے۔ سفارتی مبصرین کا خیال ہے کہ چین بھارت سے اپنے سرحدی تنازعات کا پر امن حل چاہتا ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ روس چین پر اثر ڈال رہا ہے کہ وہ سخت اقدامات نہ کرے۔ سیاسی مبصرین نے ان مغربی ملکوں کے رجحان کو پسند نہیں کیا ہے جو بھارت کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں وزیر اعظم پنڈت نہرو کے حالیہ بیان کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں آپ نے صاف الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ مغربی ملکوں کے دباؤ یا بھارت کے تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے لئے غیر ملکی امداد کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھارت کی خارجہ پالیسی میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بھارتی حکومت نے چین و بھارت کے سرحدی تنازعہ کے بارے میں جو پالیسی اختیار کی تھی۔ اس کا مقصد اپنے تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کے لئے مالی امداد حاصل کرنا تھا۔

کان کے حادثہ میں ۶ افراد ہلاک

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ مغربی بنگال کے ۶ کانکن کان کی چھت بیٹھ جانے کے باعث ہلاک ہو گئے ساتویں کانکن کو اس کے ساتھیوں نے ملبہ کھود کر نکالا۔

ولادت

برادرم مکرم بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵ جولائی ۶۲ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ خدمتِ دین والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کی پاک امنگوں اور نیک ارادوں کو پورا فرمائے۔

بچہ کی والدہ کی صحت کمزور رہے ساتھ ہی بخار بھی ہے۔ ان کی صحت عاجلہ وکاملہ کے لئے بھی دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ایم شریف احمد اختر۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے ماموں عبدالعزیز صاحب شاد عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں اور آج کل ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں ان کی بیماری کی اب تک تشخیص نہیں ہو سکی۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد دین کلرک دفتر ریویو انگریزی)

"امانت فنڈ تحریک جدید"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے نام ضروری ارشاد

"صدر انجمن احمدیہ (امانت ذاتی) میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے لیکن میں تحریک جدید (امانت تحریک جدید) کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی ہے"۔

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(افسر امانت تحریک جدید)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴